U21228 Date 23-12-09

Title - DEEWAN HOSH BA GULZAR HAMESHA BAHAR

Creator - Hosh.

Publisher - Matba Nizamul Mataba (Madras)

Date - N.A.

Pages - 16.

Subjects - Urdu Shayari - Qat'aat; Hosh - Sawaneh; Khutoot - Mashaheer Shora.
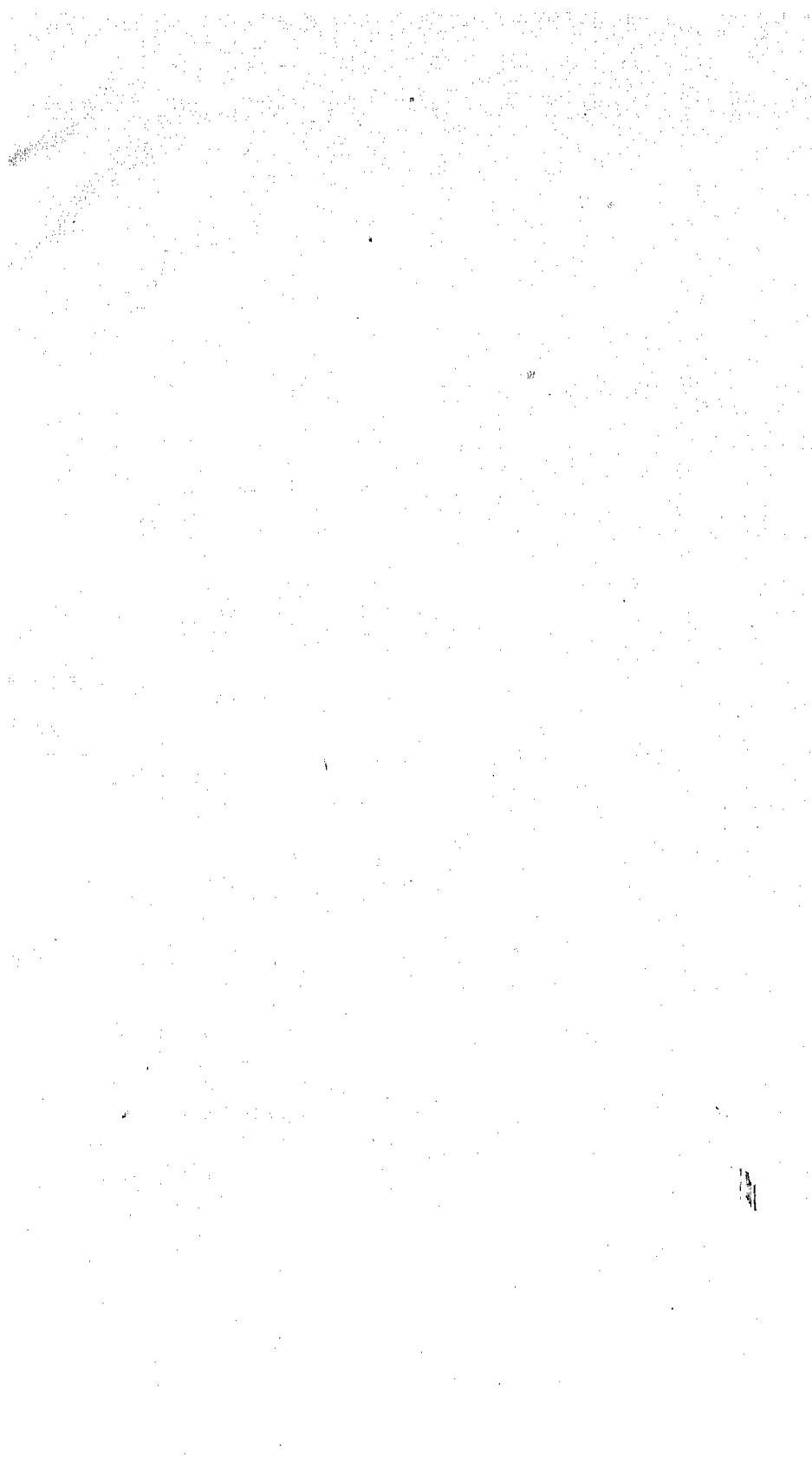
قطعات تواریخ دیوان فصاحت عنوان جناب

مسمی بہ

گلزار ہمیشہ بہار

[illegible]

(کاتب ہذا المجموعہ شیخ محمد عبد الرحمن ترچناپلوی)
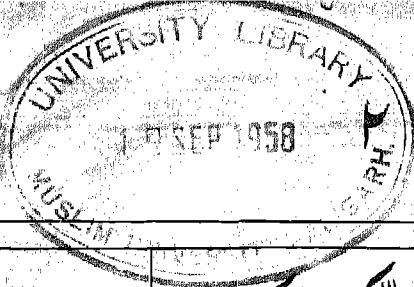
بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعات تواریخ طبع دیوان جناب ہوش

جناب ہوش صاحب نے ایک اپنا دیوان عالیجناب فیضمآب شاعر یگانہ مشہور زمانہ۔ غواص بحر سخنوری۔ رونق افزای بزم معنی پروری۔ سخنور خوش گفتار۔ فخر روزگار افصح زمان۔ ابلغ دوران افصح الفصحا۔ ابلغ البلغا۔ مستند الشعرا نواب مرزا خان صاحب دہلوی المتخلص بداغ کو بھیجا اور اُن سے تاریخ طلب کی تو آپ نے دیوان کے شعر کی بہت توصیف تحریر فرمائی اور عمدہ دو تاریخ یک ہی مصرع مین بہت بہتر طور سے ترکیب دی ہی اور وہ یہہ ہے

جناب ہوش کے دیوان مین وہ مضمون ہین رنگین	سخنور دیکھکر جسکو سخن کا بلبل کہتے ہین
کہا ہاتف نے تاریخین ہین دو نام ایک مصرع مین	گل مقصود اعظم + نظم ہوش بداغ
	۱۳۰۱ھ ۱۳۰۱ھ

نقل خط جناب داغ صاحب دہلوی

مکرم بندہ و معظم بندہ مولوی محمد اعظم صاحب افصح الفصحائی سند راس ہنر شناس داغ

بعد از سلام سنت الاسلام مدعا طراز ہون اول دیوان بلاغت عنوان پہونچا۔

روز کی بعد عنایت نامہ آیا مرہون منت فرمایا یہہ دیوان سخن کی جان ہی اوسکا مطالعہ اہل سخن پر احسان ہی اہل ہند اس مین ایسا فصیح و بلیغ کلام میری نظر سی نہین گذرا میری زبان نہین کہ اوسکی تعریف کرسکون حسب ارشاد قطعہ تاریخ ملفوف بھیجتا ہون پسند و ناپسند سی ضرور مطلع فرمائے مترصد ہون کہ ہمیشہ کار لایقہ سی یاد و شاد فرماتے رہی کہ المکتوب نصف الملاقات زیادہ نیاز راقم اشم نواب مرزا خان داغ دہلوی

شاعر ہمہ دان - دبیر رنگین بیان - شہسوار میدان بلاغت - طوطی شکرستان فصاحت - مہر سپہر سخنوری - خدیو کشور معنی پروری - صاحب طبع فائق - خداوند نظم رائق - عالیجناب فیضماب منشی امیر احمد صاحب مینائی المتخلص بہ **امیر** کو جناب **ہوش** صاحب نے اپنا دیوان روانہ کرکے تاریخ طلب کی حسب فرمایش جناب ممدوح نے یہہ قطعہ روانہ فرمایا

ہشیار رہو مستان سخن **ہوش** کا دیوان
مطبوع ہوا کیف بڑہا طبع رسا کا

مستون کی طرح جہومتے ہین اہل معانی
یہہ کیف غضب کا ہی یہ نشہ ہی بلا کا

منبر سی گری پڑہتی ہین واعظ سر مجلس
ہی پیکر توبہ شکنی کا یہی خاکا

زاہد کی لڑی آنکہہ تو وہ حور اوسی سجہا
قاضی نے اوسی دختر رز جان کی تاکا

بخشا یہ سرور اس مئی بیدرد نی سب کو
ہی عرش معلی پہ دماغ اب شعرا کا

ہی یہ وہ پری ہوش جو پریون کے اڑا دی
دیکہو جسی وہ مست ہی مستانہ ادا کا

بستی مین یہ تاریخ کہی مین نے **امیر** آج
شیشہ ہی یہہ دیوان مئی ہوش ربا کا

۱۳۰۹ھ

شاعر شیرین زبان۔ بلبل گل زمین ہندوستان۔ سرچشمۂ لالہ زار فصاحت۔ آبرودہ دُرر بلاغت عمدۂ شعرای ماضی وحال۔ منتخب ارباب کمال۔ جناب عابد حسین صاحب متخلص عابد ناظر ہاڑیری مجسٹریٹ ملاپور ضلع سیتاپور سے جب جناب ہوش نے اپنے دیوان کی تاریخ طلب کی تو آپ نے نہایت رنگین عبارات کے ساتھہ ایک خط تحریر کیا اور چند قطعات تاریخ کے بڑے نازک تلاشی سے فارسی اور ہندی مین تحریر فرمائے اور وہ یہہ ہے۔

معمای اول

درگلزمین فکر چہ باغی و ماند ہوش	بر نوبہار او بکند ناز عندلیب
از حسن و عشق ہر سخنش مید ہد نشان	ہمراز گل باو شد و ہمساز عندلیب
طوطی نگر از و شدہ صد شکرین بیان	زو شد ہزار زمزمہ پرداز عندلیب
بنگر بحرف غنچہ شگفتست در چمن	بنگر بلفظ مید ہد آواز عندلیب
طوطی از وچو طوطی ہندست در چمن	درباغ از وست بلبل شیراز عندلیب
عابد اگر روی پی گلگشت سال او	درباغ فکر پا نہ نہد باز عندلیب

(۱۳۰۳) ۱۳۰۳ھ

معمای دوم

چہ رنگین کتابی است دیوان ہوش	گل از رشک او جامہ بر تن درد
چہ دیوان چو گلزار با رنگ و پوست	کہ از باغ رضوان سبق می برد
سواد ش چو شام وصال حبیب	بعاشق پیام نشاط آورد

بیاضش برنگ سحرگاه عید
صفاها فرو شد کدورت برد

حروف اندرو همچو گلها بباغ
لطافت بآغوش خود پرورد

دو ابرو روبین که هر ایک ازان
بدامان گل میزند دست رد

سطورش نگر همچو سنبل بباغ
برائی نظر وامها گسترد

ببین جان معنی که هر لفظ او
بخواهد که همرنگ بلبل پرد

ریاضی و چشم تماشا درو
غزالی بباغ ارم می چرد

گل سال تاریخش آمد بدست
درآمد چو عابد بباغ خرد
(۱۸۶۴)

معمای سوم

زهی دیوان رقم زد هوش ذی هوش
چمن زاریست آن دیوان مگر نیست

کدامی حرف او بر صفحه گل کرد
که گل از رشک او خون در جگر نیست

ببین چشم تماشا خونچکان است
چه مضمونش پر از رنگ اثر نیست

بهر جا مدحت زلف دراز است
سخن کوتاه و قصه مختصر نیست

بهر لفظی که می بینیم درو ے
چو بلبل میپرد گو بال و پر نیست

بیا وصف لب و دندان درو بین
چرا گفتی که یاقوت و گهر نیست

بیاضش بین به پهلوی سوادش
بگو یکجا بهم شام و سحر نیست

نقاط و هم دوایر را نظر کن
چه گوئی انجم و شمس و قمر نیست

ببین بر تختهٔ نسرین است سنبل
سواد اندر بیاضش جلوه گر نیست

برخ دلبر کشیده دامن گل
دو ابرو در حروفش جلوه گر نیست

درو گلهائی بوقلمون شگفتست
گزد باد سحر را هم خبر نیست

بیا گلچین گلشن بهرهٔ من
اگر دامن پر از گلهائے تر نیست

نگر از دیده کن گلگشت سالش
بباغ ہوش پائے رہگذر نیست
(۱۳۱۴) (۱۲)

قطعهٔ تاریخ در بحر فعلن فعلن فعلن فاع

ہوش نے لکھا اک دیوان
کیا دیوان معشوق لقا

جسکی شایق ہر دم آنکھہ
جسپر جان و دل شیدا

چشم نظارہ طور بدوش
واہ رے جلوۂ حسن ادا

دل پیمانۂ بادۂ عشق
جان بیعانہ شوق لقا

دیدۂ ناظر چشمۂ نور
واہ رے جوش بحر صفا

شاخ بنفشہ و نخل سمن
کاغذ لوح طلسم نما

حرف سے گل ساغر در دست
نقطے سے نرگس چشم کشا

شاہد مطلب دست بدست
بلبل معنی نغمہ سرا

دیکھکر اوسکا یہہ نیرنگ
ہوش مرے نرہے برجا

تب یہہ لکھا مصرع سال
ہوش کا نغمہ ہوش ربا
۱۳۱۴ سنہ

قطعهٔ تاریخ در بحر فعلن فعلن فعلن فعلن

ہوش چہ دیوان گفت کہ رستہ
شجری در پس حجرۂ فکری

مصرع سالش گفتم عابد | ثمری نورس شجرهٔ فکری
۱۸۸۴ عیسوی

ولہ

دیوان چہ گفت ہوش سخن سنج و نکتہ دان | درسلک نظم خوش گہر آبدار سفت
تاریخ سال او طلبیدم ز فکر خود | ہاتف روان بگوش دلم نظم ہوش گفت
۱۳۰۱ ہجری

ولہ

سیر دیوان ہوش داد مرا | فکر از عاشقی و معشوقی
مصرع سال گفتم ای عابد | ذکر از عاشقی و معشوقے
۱۹۴۱ سمت

نقل خط جناب عابد صاحب

جناب مخدوم من - تسلیم - آپکا خط معہ دیوان آیا - شوق نے بڑہکر ہاتون ہاتہ لیا آغوش آرزو کے طرح کہولا پڑا - سبحان اللہ دل لبہاتے ہوے فقرے طوطی کے ساتہہ ہمکلامی کو آمادہ جی دکہاتے ہوئے مضمون بلبل کے ساتہ نغمہ سرائی کو سرگرم زیادہ - ہر بیت مانند بیت ابروی بتان دل کی خانہ بربادی مین فرد اور طاق - ہر شعر برنگ طرهٔ شبرنگ محبوبان چشم تماشہ کی رہزنی مین مشتاق - بندش چست - مضمون درست - مصرعے تلے ہوے شعر رسے ہوے - قافیے بولتے ہوے - سینے مین دل کو ٹٹولتے ہوے

نتوانم کہ کنم مدح سخن سنجیٔ تو | نہ سخن گفتیٔ و سفتیٔ درسلک قلم

قصہ کوتاہ دیوان دیکہکر طبیعت بہڑک گئی اور دل نہایت مشتاق ملازمت

ہوا اگر آب و دانہ مانع وقت ہی حسب الارقام شریف سات قطعات تواریخ
لکھکر ارسال خدمت کرتا ہون ان قطعات مین تین معمی ہین اور چار سادہ قطعہ
ہر معمی کو اوسکے نیچے حل کر دیا ہی امیدر کھتا ہون کہ ہمیشہ کار لائق اور کلام فائق
سے یاد و شاد فرمایا کیجئے آرزومند ملازمت کمترین عابد حسین سہسوانی

نکتہ رس۔ نازک خیال۔ دقیقہ سنج شیرین مقال۔ افصح فصحای زمان۔ اکمل
شعرای دوران۔ جناب مہاراج کشن لال صاحب میر منشی
ایجنسی بیکانیر متخلص بہ مقتول ساکن سکندرہ راؤ ضلع علیگرھہ ملک راجپوتانہ
نے حسب فرمایش جناب ہوش یہہ نظم لکھا۔

متخلص ہوش سعدلت کوش	خدمت پہ نظر گنہہ فراموش
با حشمت و جاہ فخر عالم	ڈپٹی صاحب مجسٹ اعظم
حاکم اسٹیٹ نارتھ ارکاٹ	آرنی مین قیام گاہ کا ٹھاٹ
شوق دیدار بر محل ہے	لکھنے مین سواد چشم حل ہے
صد شکر کہ زندگی ہے قائم	اور خیر طلب جناب دائم
دیوان سعہ خط لامع النور	مانند وحی رسید از دور
ہر حرف سی وصف جلوہ گر ہی	بخواستہ نقد دل نذر ہے
دیکھین جو الف کو سر فرازست	گڑ جائین زمین مین بکم و کاست
بے اس خوبی سی بی بہا ہے	و الله کہ ذال کی عصا ہے

دیکھا جسدن سے جیم گلزار
تحریر مین ڈر عیان ہے
دندانہ سے دیکھ خندان
ہے غیرت چشم دلربا صاد
گر یک نگہہ چشم ط پہ پڑ جائے
نرگس تمثال دیدہ عین
ف غارت نافہ ختن ہے
سنگینی جو قاف مین عیان ہے
ہم لام ہے لام لام کاکل
جعد از دنبالہ میم حیران
اللہ رے وصف نون کاکل
کی تو سے سیہ گی ہے ظاہر
ہر شعر مین یا سوا نوا در
بخدا جو لکھا ہے تشنہ دیوان
ہر لفظ مین ہے گھلا ہوا قند
ہین دام سخن مین مرغ دل صید
تا سخ طلب جو ہو تعجیل

کھایا ہے گلون نے بر جگر خار
دُر سلک سطر کی درمیان ہے
توڑی پروین نے اپنے دندان
ہم کرتے ہین اس پہ برملا صاد
چشم انجم کشادہ رہجائے
ہے شکل فرخ ہے صورت غین
اور کاف بہ شکل کاف کن ہے
کوہ قاف مین اسقدر کہان ہے
اس لام سے مہوشون کو ہے جُل
خار ید قفائے نازنینان
ہے ماہ دو ہفتہ داغ در دل
ہے خوص مین واو کانگون سے
ہے لا کا حکم صادر
(لام الف)
اے ہوش سخن مین ڈالدی جان
لب وقت کلام ہوتے ہین بند
دریا کو کیا ہے کوزہ مین قید
ہر حال مین لازم آئی تعجیل

یارب آسان ہو تکمیل تاریخ | طبیعت کرتی میل تاریخ
تاریخ عبارت ہو نہ منظور | کر ذکر النظم کا بھی مذکور
گر یہہ بھی نہ خط قلم ہے | یک قطعہ علیحدہ بھی رقم ہے
پر شاہ بہ حرف حیلہ سازی | بی ربطی سے ان دنون ہے بازی
لگا ہے ماہی سخن کا چرچا | الور مین ضرور پیشتر تہا
جب سے ہوا یہ کا نیر آنا | اس شغل نے مجھہ سے بڑہانا
بالفعل جو کار ہے بکثرت | دم لینے کی ملتی ہے نہ فرصت
صد شکر کہ کل وہ پہر پر | والا نامہ ہوا میسر
مشکل ہوا شام کا پکڑنا | شب کاٹ کے صبح کا ہے لینا
الغرض کہ چند چہوڑ کر کام | مشکل سے کیا ہے اوس کا انجام
گر کوئی سخن ہوا ور ایجاد | مجھکو بھی ضرور کیجئے یاد
لائق جو یہان کے ہو کوئی کام | بندہ حاضر ہے بہر انجام
فرصت نہین زیادہ تر میسر | مقتول دعا پہ خاتمہ کر
اس ہوش کو اس سخن کو دائم | اللہ رکھے جہان مین قائم

قطعہ

تاریخ نظم کے بنے مین دیوان ہوش کی | کرتا ہون غور کہول کر ہر چند چشم ہوش
جستا نہین خیال مین مقتول غیر ازین | تحریر کرکے بہیجدی تاریخ نظم ہوش

جناب ہوش صاحب نے انکے جواب مین یہ نظم لکہا

اے مشفق و مہربان سلامت
خورشید سپہر مہر والفت
افزون ہو تمہارا عز و اقبال
تحریر سے ہے فزون مرا ذوق
نامہ جو لکہے تہے آپ منظوم
ہر حرف سے شیوہ دوستی کا
بیشک ہے مقال تیرا شیرین
ہر لفظ مین تیری یک ادا ہے
مصرع ہر ایک شاخ گل ہے
خط کا تو لفافہ عطردان تہا
غم سے ہے خمیدہ جب سے نو
کیا خوب لکہا ہے میر منشی
گلزار کا نامہ مین تہا سامان
الفت کی لگائی آپنے بیخ
سب مین تو ہے نظم ہوش کیا خوب
بار منت سے ہون خمیدہ

یاد آور دوستان سلامت
اے چرخ سخن کے ماہ انور
اے دوست مرے محب مشفق لال
اچہی تو گذرتی ہے ہماری
ہر لفظ کیا بغور مفہوم
تو فن سخن مین ہے یگانہ
پیارا ہے سخن کا طرز و آئین
نازک ہے خیال فکر عالی
ہر دایرہ اوسمین جام مل ہے
حسرت سے کہے ہین دیکہہ مہر و
وصف اوس مصرع کی مجہسے کیا ہو
ہر بیت ہے اوسکی برج میزان
سمجہا آیا چمن خرامان
وہ چار مادے ہین پرازنور
ہر شخص کے وہ ہوا ہے مرغوب
ممنون بہت مین آپکا ہون

اے شمع تلطف و محبت
ہر لفظ ترا ہے ایک اختر
ہے دید کا آپکے بہت شوق
مطلوب ہے خیریت تمہاری
ہر لفظ سے خلق ہے ٹپکتا
مداح ترا ہے یک زمانہ
طوطی سخن کہون بجا ہے
الفاظ مین شعر کے لآلی
ہر لفظ سے عطر تہا مہکتا
ملتا وہ اگر بناتے ابرو
نامہ کی ہے بیت بیت خوبی
سانچے مین ڈہلی تلی ہے یکسان
دیوان کی بیچکر تو اریخ
ہر ایک ہے ٹہیک چشم بد دور
اوصاف مین آپکے حمیدہ
مشکور ہوا جناب کا ہون

اعدا مقتول کے ہو مقتول | اللہ کرے دعا یہ مقبول | ملجائے خطاب رائے رایان
مقتول رہی ہمیشہ شادان | ہر روز بڑہی ہماری الفت | دشمن کے نصیب ہو کدورت

انکھو نسی اگرچہ دور ہی ہوش | دل سی نہ کرو اوسی فراموش

جناب شاعر بلند مقال مستند ارباب کمال مخترع مضامین تازہ مبدع نزاکات بے اندازہ محمد وزیر صاحب متخلص وزیر تاجر عظیم آباد ی مالک و مہتم گلدستۂ نتیجہ سخن و پرن پرس کلکتہ جناب ہوش صاحب کے فرمایش پر یہہ چند قطعات تاریخ کو تحریر فرمایا

قطعہ تاریخ اول بابت ۱۳۰۱ ہجری

زہی شان اعظم ہہی رنگ فکر | ہین سرسبز جس سی نہالات ہوش
پئے سال ہجری ہی گویا وزیر | کہ رنگ بہار کمالات ہوش ۱۳۰۱ھ

قطعہ دوم بابت سنہ ۱۸۸۴ ع

چہپی خوب اشعار رنگین ادا | ہوئے جس سی ظاہر کمالات ہوش
سن عیسوی بہی لکہو تم وزیر | زہی دلنشین ہی خیالات ہوش ۱۸۸۴

قطعہ سوم بابت سنہ ۱۲۹۴ فصلی

نہ سرسبز کیونکر ہو نخل مراد | چہپا شکر خالق یہہ دیوان ہوش
لکہو سال فصلی کا بہی اے وزیر | مسرع پہلی پہولی بستان ہوش ۱۲۹۴

قطعہ چہارم بابت سنہ ...

عجب طرفہ رنگین یہ دیوان چھپ
کہ ہے جمع اس جا پہ سامان ہوش

پڑی سال بنگلہ یہی کہدو وزیر
مصفا بہار گلستان ہوش ۱۲۹۱ بنگلہ

شاعر خوش گفتار فخر روزگار جناب خان بہادر شیخ احمد حسین خان صاحب متخلص بہ مذاق تعلقہ دار پریانوان ضلع پرتاب گڑھ ملک اودہ نے حسب فرمایش جناب ہوش یہ قطعہ تاریخ ارقام فرمایا

ہوش نے دیوان لکھا اے مذاق
قلزم طبع رسا کا ہے یہ جوش

مین نے لکھا مصرعہ تاریخ طبع
با مذاق بیدل ہے یہ دیوان ہوش ۱۳۰۱ھ

شاعر شیرین زبان سحر بیان جناب محمد فصاحت حسین صاحب حسرت سر رشتہ دار منصفی بانگا نے جناب ہوش صاحب کے طلب پر یہہ تاریخ تحریر فرمائی

سواد اعظم ہندوستان مین
یہہ دیوان ہوش کا چھپکر جو نکلا

کہا حسرت نے یہ از روئے انصاف
کلام شاعری مثل دانا ۱۳۰۱ھ

از نتائج طبع گرامی سفینہ دریائے خوش کلامی جناب مولوی حکیم محمد جعفر صاحب گوپاموئی متعلقہ ضلع ہردوئی ملک اودہ متخلص بہ ساقی شاگرد جناب مولوی امام بخش صاحب صہبائی دہلوی مقیم ریاست سلاپور۔

کرد چو تصنیف نو ہوش ز طبع سلیم
نغمۂ داؤدیش رفت بشہر و بلاد

طرفہ کلامش ببین طرز بیانش ببین
زمزمۂ دلکش ہست ہست نسیم مراد

فکر رسا چو شنود در سہ سن بہر سال
تا کہ ز اعداد او در دلم آید بیاد

ساقی شوریدہ سر از دل گلچین بجست	از پی تاریخ اوسنہ - گل باغ مراد ۱۲۹۸ھ

شاعر شیرین گفتار جناب منشی نثار حسین صاحب متخلص نثار مالک و مہتمم گلدستہ پیام یار لکھنؤ نے حسب فرمایش جناب ہوش یہہ قطعات تاریخ روانہ فرمائی

مہربان میری محمد اعظم والا حشم	ہین عجب اہل ہنر کیا اسمین قیل و قال ہی
ہوش ہی انکا تخلص واہ ری طرز بیان	سامنی اونکے زبان بہی بلبلون کی لال ہی
یہہ سر الہام سی آئی ندا مجھکو نثار	چہپ گئی جب نظم نادر طبع کا یہ سال ہی ۱۳۰۱ھ

قطعۂ دیگر

چہپا حضرت ہوش کا جب کلام	ہوا شاعرون کی طبیعت کو جوش
ندا دی یہ ہاتف نے ہنگام فکر	نثار اوسکی تاریخ ہی - نظم ہوش ۱۳۰۱ھ

شاعر نامی سخنور گرامی جناب حکیم سید بندہ رضا صاحب متخلص آرزو بلگرام نے حسب طلب یہ تاریخ روانہ فرمائی۔

خیالات بلند ہوش دیدم	بود از وصف آن افکار قاصر
پئی تاریخ او در صنع نادر	رقم کن آرزو - دیوان نادر ۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ از افکار گہربار جناب محمد یعقوب خانصاحب متخلص طالب ہوش مقیم ڈیرہ دون علاقہ مغربی و شمالی صوبہ جات ہندوستان

ہوش کا دیوان چہپا ہی بی مثل	اہل فصاحت مین مسلم ہی یہہ
فکر تہی تاریخ کی مد ہوش کو	[illegible] ہی یہہ

شاعر بے نظیر دبیر جادو تقریر جناب سید محمد حسین صاحب قادری چشتی
متخلص بسمل وکیل ٹونک کوہ آبو نے حسب فرمایش یہہ قطعہ تاریخ تحریر فرمایا

واہ کیا لکھا ہی دیوان جناب ہوش نے	جسکا ہر یک لفظ گنج معنی اسرار ہی
جمع گلہاے مضامین اسمین ہین ہر رنگ کے	تختہ کاغذ بہی رشک تختۂ گلزار ہی
فکر سال طبع مین اسطرح از روے بہار	بول اٹہا بسمل کہ دیوان گلشن بیخار ہی ۱۳۱۱ھ

شاعر بلند پایہ جناب مرزا اشتیاق حسین صاحب نظم مہتمم مطبع انیس ہند
آگرہ نے قطع تاریخ سنہ سمت حسب فرمایش جناب ہوش یہہ تحریر فرمایا

فکر سمت چو بود در خاطر	بہر تاریخ طبع لیل و نہار
از سر بوے گل سروش نظم	گفت دیوان غیرت گلزار سمت ۱۹۴۱

جناب معلی القاب والا شان سحر بیان نواب مہدی حسین خان
صاحب متخلص رفعت رئیس لکھنؤ شاگرد جناب جلال صاحب لکھنوی
حسب طلب یک قطعہ تاریخ روانہ فرمایا

شاعر بے نظیر ہین ہوش تخلص انکا ہی	انکے بہی دیوان کا ہوگا جہان مین خروش
طبع کا یہ سال تم جلد اے رفعت لکہو	ہوش با کلام سحر آج اوڑہی بلبل کی ہوش

شاعر نازک خیال شیرین مقال جناب محی الدین حسین خان صاحب متخلص بہ تسنیم ۱۳۱۱ھ
مدراسی نے حسب فرمایش یہ دو قطعات تاریخ تحریر فرمائے

جسند ادیوان حضرت عندلیب [illegible]	عالم وخوش فہم وشاعر بے نظیر و بے مثال

ازپی طبعش بگفته هاتفم تسنیم زار — دفتر پاکیزهٔ اشعار - سال نیک فال
۱۳۰۱ھ

قطعهٔ دیگر

حضرت اعظم زمان نے وہ دیوان لکھا — جسکے ہر ہر شعر مین شوخی ہی اور ناز و ادا
ہین یے تسنیم حزین تاریخ اوسکی طبع کی — نام آور دفتر اشعار رنگین کہدیا
۱۸۸۴ء

نقل خط جناب تسنیم صاحب مدراسی

صدر نشین بزم سخندانی بلبل زمزمه پیرای چمنستان معانی جناب مولانا مولوی محمد اعظم صاحب گهٹاله بهادر
قادری هوش دام اقباله پس از تبلیغ تحفه سلامی که طره دستار آداب انکسار است مرتسم صفحه خاطر ملکوت ناظر گردانیده می آید
که نامهٔ نامی صحیفه گرامی بمصاحبت **دیوان فیض بنیان** والا بساعت سعید ورود فرموده نگه گیر بیان
وصول گردیده ع امی وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی - **عالی جنابا** دیوان فصاحت بنیان را از اول
تا آخر دیدیم و بسا پسندیدیم و بی اختیار برنگینی مضامینش و نوی الفاظ و معانیش آفرین ها گفتیم - و بسا جواهر لوم
مدح و ثنا سفتیم چه این دفتر فصاحت و بلاغت گنجینهٔ طلاقت و لافت که گلگشت خیابان الفاظ و معانی رنگین او
یاد از سیر روضهٔ رضوان میدهد بل شگفتگی گلهای تازه بهارش صد هزاران باغ جنان خنده می زند خلاصة الکلام
پایهٔ نظمش که مدح سرای کلام والا که مستغنی عن المدح والثنا می باشد لب بکشاییم
اینک حسب الحکم والا دو تاریخ دیوان مذکور حوالهٔ کلک ضراعت سلک می نماییم گر قبول افتد زهی عز و شرف
زیاده حد ادب [illegible] چه گویم چه نویسیم — احقر محی الدین حسین خان تسنیم عفی عنه ۱۳۰۲ھ

این مجموعه [illegible] محمد حسین خان [illegible]